دل کی بات

نئے ٹیکسوں کا بوجھ

مہارانی، وزیرِ اعظم بے نظیر زرداری نے لاہور میں یکم فروری کو ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب:

"ہر چیز اور ہر سروس پر ٹیکس لگے گا"

ٹیکسوں کا بوجھ ہمیشہ متوسط طبقے پر ہی پڑتا ہے۔ مگر مچھ تو "ٹمک مکا" کے "سنہری" اصولوں پر ہی عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو شوقیہ طور پر ہی نگل جاتے ہیں۔ ہماری دانست میں موجودہ حکومت کی مہربانیوں سے اب قوم کی کوئی چیز اور کوئی سروس ایسی باقی نہیں رہی جس پر ٹیکس نہ ہو۔ جو لوگ محنت مزدوری کر کے بمشکل اپنا اور بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں ان پر مزید ٹیکسوں کا بوجھ ڈالنا سراسر ظلم، زیادتی اور حکومتی جبر کی بدترین مثال ہے۔ ان ٹیکسوں کے نفاذ کا منطقی نتیجہ جرائم میں اضافے کی صورت میں ظہور پذیر ہو گا۔ بددیانتی رشوت خوری اور چور بازاری میں پہلے ہی کمی نہیں اب یہ بیماریاں عروج پر پہنچیں گی۔

جس شخص کے وسائل روزگار اس سے چھین لئے جائیں یا اس کی دسترس سے دور کر دئیے جائیں وہ ڈاکہ نہیں ڈالے گا تو اور کیا کرے گا؟

وزیرِ اعظم اگر اپنے شوہر نامدار جناب آصف علی زرداری کے کمیشن کا دس فیصد بھی "احسان کر کے" قومی خزانے میں بطور عطیہ دے دیں تو نئے ٹیکس نہیں لگانے پڑیں گے بلکہ پہلے ٹیکسوں میں بھی کمی ہو جائے گی۔

بدترین حالات میں بھی ملکی خزانے میں قوم جتنا حصہ ڈالتی ہے یہ اُس کی حب الوطنی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ حکومت قوم کو مزید امتحان میں نہ ڈالے اور اپنی عیاشیوں، بدمعاشیوں اور اللوں تللوں کے لئے مگرمچھوں کی طرف رجوع کرے۔ غریب عوام پر ظلم نہ کرے۔ ظلم کی رسی دراز ضرور ہوتی ہے مگر یاد رکھو! جب ختم ہوتی ہے تو ظالم کی گرفت میں ہوتی ہے۔

پاک بھارت تجارت

ان دنوں حکومت پاکستان، بھارت سے تجارتی تعلقات بڑھانے بلکہ مستحکم کرنے پر تُلی معلوم ہوتی ہے۔ "پاک بھارت تجارت" اخبارات و رسائل کا اہم موضوع ہے۔ اس کی مخالفت اور موافقت میں مختلف حلقوں کی آراء سامنے آ رہی ہیں۔ حکومت مخالف حلقوں کا کہنا ہے کہ بھارت کی طرف سے پاکستان پر راکٹوں کے حملے، مسئلہ کشمیر، ایٹمی پروگرام کی وسعت، پرتھوی میزائل کا تجربہ اور سرحدی علاقوں پر مسلسل کشیدگی کے ماحول میں بھارت کے ساتھ تجارتی معاہدہ ملک کے ساتھ غداری ہے۔

وزیر اطلاعات کا کہنا ہے کہ "کنٹرول لائن" پر اتنی کشیدگی نہیں کہ بھارت سے تجارت متاثر ہو، اور